Al-Abṣār (Research Journal of Fiqh & Islamic Studies)
ISSN: 2958-9150 (Print) 2958-9169 (Online)
Published by: Department of Fiqh and Shariah, The Islamia University of Bahawalpur.
Volume 03, Issue 02, July-December 2024, PP: 137-146
DOI: https://doi.org/10.52461/al-abr.v3i2.3631
Open Access at: https://journals.iub.edu.pk/index.php/al-absar/about

التاریخ الکبیر میں امام بخاریؒ کی اصطلاح: "منکر الحدیث" کا تحقیقی جائزہ

A Research Analysis of Imam al-Bukhari's Term: "Munkar al-Hadith" in Al-Tarikh al-Kabir

Dr. Muhammad Noman
Assistant Professor, Department of Islamic & Arabic Studies, University of Swat
noman@uswat.edu.pk

Salman Khan
Ph.D Research Scholar, Department of Islamic Studies & Religious Affairs, University of Malakand
salmankhansafdar5757@gmail.com

Shahid Hussain
MPhil Scholar, Department of Islamic & Arabic Studies, University of Swat
shahidhussainat@gmail.com

Abstract

The Holy Qur'an is a divine book that serves as a source of guidance for all of humanity. Its practical interpretation is found in the blessed sayings (Ahadith) of the Prophet Muhammad ﷺ. The preservation of these Ahadith was taken up by Allah Himself, who, in every era, appointed exceptional individuals who played a pivotal role in safeguarding them. On the other hand, the enemies of Islam have always tried to attribute falsehoods to the Prophet ﷺ in an attempt to weaken the very foundations of Islam. However, these chosen servants of Allah established such a strong and meticulous scholarly system that distinguishing truth from falsehood became possible. To serve this purpose, the science of Asma' al-Rijal (biographical evaluation of narrators) was developed. This discipline investigates the reliability, truthfulness, and weaknesses of the narrators of Hadith. In this field, scholars of Hadith engage in Jarh wa Ta'dil—the critique and validation of narrators—and present various scholarly opinions to determine the credibility or weakness of a narrator. Imam al-Bukhari (may Allah have mercy on him) is considered one of the foremost experts in this science. His book Al-Tarikh al-Kabir has been a valuable reference for scholars of every era. In this work, Imam Bukhari uses several terminologies while commenting on narrators, one of the significant

All Rights Reserved © 2022 This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License

ones being "Munkar al-Hadith". This research paper explores the meaning and implication of this term according to Imam Bukhari: what kind of criticism he intends by using it, and how other scholars of Jarh wa Ta'dil have used and understood this term. These questions form the central discussion of this study.
Keywords: *Munkar ul Hadith, Imam Bukhari, Term, Al Tarikh Al Kabir.*

1. موضوع کا تعارف

قرآن مجید ایک ایسی الہامی کتاب ہے جو انسانیت کے لیے ہدایت کا سرچشمہ ہے، اور اس کی عملی تفسیر نبی کریم ﷺ کی احادیث مبارکہ میں موجود ہے۔ ان احادیث کی حفاظت اللہ تعالیٰ نے خود اپنے ذمے لی اور ہر دور میں ایسے باکمال افراد پیدا فرمائے جنہوں نے احادیث کو محفوظ رکھنے میں اہم کردار ادا کیا۔ دوسری طرف دشمنانِ اسلام ہمیشہ اس کوشش میں رہے کہ جھوٹی باتوں کو رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کرکے اسلام کی بنیادوں کو کمزور کریں، مگر اللہ کے ان برگزیدہ بندوں نے ایسا مضبوط علمی نظام قائم کیا کہ باطل و سچ میں امتیاز کرنا ممکن ہو گیا۔ اسی مقصد کے لیے علم اسماء الرجال کی بنیاد رکھی گئی، جس میں راویانِ حدیث کے حالات، ان کی صداقت، ثقاہت یا ضعف پر تحقیق کی جاتی ہے۔ اس فن میں محدثین راویوں پر جرح و تعدیل کرتے ہیں اور ان کے بارے میں مختلف آراء پیش کرتے ہیں، جن سے راوی کی ثقاہت یا ضعف کا اندازہ ہوتا ہے۔ امام بخاریؒ اس علم کے ممتاز ماہرین میں شمار ہوتے ہیں، جن کی کتاب "التاریخ الکبیر" کو ہر دور کے علماء نے مرجع کی حیثیت دی ہے۔ اس کتاب میں امام بخاریؒ راویوں پر تنقید کرتے وقت جو مختلف اصطلاحات استعمال کرتے ہیں، ان میں سے "منکر الحدیث" ایک اہم اصطلاح ہے۔ اس مقالے میں اسی اصطلاح کا تحقیقی جائزہ لیا گیا ہے کہ امام بخاریؒ کے نزدیک اس کا مفہوم کیا ہے؟ اس کے ذریعے وہ کس نوعیت کی جرح مراد لیتے ہیں؟ نیز یہ کہ دیگر محدثین کے ہاں اس اصطلاح کی کیا حیثیت ہے؟ یہ تمام نکات اس مقالے میں تفصیل سے زیرِ بحث لائے گئے ہیں۔

2. منکر الحدیث

منکر الحدیث کا شمار الفاظ جرح میں ہوتا ہے امام بخاریؒ کے ساتھ ساتھ دوسرے علمائے جرح وتعدیل بھی یہ اصطلاح استعمال کرتے ہیں۔ امام ذہبیؒ نے لفظ جرح "منکر الحدیث" کو مراتب جرح میں چوتھا درجہ دیا ہے (انہوں نے پانچ مراتب بیان کیے ہیں)۔1 اسی طرح امام عراقیؒ نے بھی پانچ مراتب جرح میں اس کو چوتھا درجہ دیا ہے۔2 امام سخاویؒ نے مراتب جرح جو بیان کیے ہیں وہ چھ ہیں اور انہوں نے "منکر الحدیث" کو پانچواں درجہ دیا ہے۔3

اس کا حکم: تمام ائمہ نے اس کو جرح کے خفیف مراتب میں شمار کیا ہے یعنی ان کے نزدیک نرم جرح ہے۔

2.1 لفظ جرح "منکر الحدیث" امام بخاری کے نزدیک:

امام بخاریؒ نے تاریخ کبیر میں یہ لفظ جرح کثرت سے استعمال کیا ہے۔ اب اس سے ان کی مراد کیا ہے؟ آیا یہ جرح شدید ہے یا جرح خفیف؟ اس کے متعلق امام ابن قطانؒ کا کہنا یہ ہے کہ امام بخاریؒ نے فرمایا:

"كل من قلت فيه منكر الحديث فلا تحل الرواية عنه"4

جس راوی کے بارے میں میں "منکر الحدیث" کہوں تو اس سے روایت کرنا جائز نہیں۔

امام سخاویؒ فرماتے ہیں:

" قال البخاري: كل من قلت فيه: منكر الحديث لا يحتج به، وفي لفظ: لا تحل الرواية عنه "5

امام بخاریؒ فرماتے ہیں: جس راوی کے بارے میں میں "منکر الحدیث" کہوں تو وہ قابل احتجاج نہیں ہوتا ،ایک لفظ یہ بھی ہے کہ: اس سے روایت کرنا جائز نہیں۔

امام سیوطیؒ فرماتے ہیں:

" البخاري يطلق: منكر الحديث على من لا تحل الرواية عنه "6

امام بخاریؒ "منکر الحدیث" کا اطلاق ان راویوں پر کرتے ہیں جن سے روایت کرنا جائز نہیں۔

امام بخاریؒ کے اس لفظِ جرح (منکر الحدیث) کی تشریح و وضاحت میں امام ابن قطانؒ اور امام سخاویؒ کا قول اوپر ذکر کیا گیا کہ امام بخاریؒ نے فرمایا کہ: جس راوی کے متعلق میں "منکر الحدیث" کہوں تو اس سے روایت کرنا جائز نہیں۔ اور امام سیوطیؒ نے فرمایا کہ: امام بخاریؒ "منکر الحدیث" کا اطلاق ان راویوں پر کرتے ہیں جن سے روایت کرنا جائز نہیں۔ مطلب یہ کہ اس جرح کا شمار امام بخاریؒ کے نزدیک جرح شدید میں ہے لہٰذا جس راوی کے متعلق یہ لفظ جرح پایا گیا تو وہ راوی ناقابل احتجاج ہو گا۔

ان ائمہؒ کی عبارت جتنی اہم ہے اتنی ہی نادر الوجود بھی ہے کیونکہ جب ہم نے اس عبارت کو تلاش کرنے کی کوشش کی کہ یہ عبارت کہاں پر مذکور ہے؟ تو اس کے لئے امام بخاریؒ کی کتب کی طرف رجوع کیا اور ان کی تاریخ کے نام سے جو کتب ہیں وہ تین ہیں: تاریخ کبیر، تاریخ اوسط اور تاریخ صغیر، اول الذکر دونوں مطبوع ہیں اور آخری مفقود ہے لیکن یہ عبارت نہ تو ہمیں تاریخ کبیر میں ملی اور نہ تاریخ اوسط میں اور نہ کسی اور جگہ پر ان کی کتب میں اس کا کچھ حوالہ ملا۔

3. تاریخ کبیر میں لفظِ جرح "منکر الحدیث" سے مجروح رواۃ دیگر ائمہ ناقدین کے اقوال کی روشنی میں:

تاریخ کبیر میں امام بخاریؒ نے جن رواۃ کو منکر الحدیث کہا ہے ان کی تعداد تقریباً 182 ہے اب یہاں پر تاریخ کبیر میں اس لفظ جرح سے مجروح چند رواۃ کو لیتے ہیں اور ان کے متعلق دوسرے علمائے جرح وتعدیل کی رائے معلوم کرتے ہیں کہ وہ ان کے متعلق کیا کہتے ہیں

؟جس سے یہ معلوم ہو جائے گا کہ وہ رواۃ کس درجہ کے ہیں ؟آیا ان میں ضعف شدید پایا جاتا ہے یا ضعف یسیر ؟اور یہ بھی معلوم ہو جائے گا کہ امام بخاریؒ کی اس جرح کا شمار جرح شدید میں ہے یا جرح خفیف میں ؟

3.1 اسماعیل بن قیس

امام بخاریؒ کی نظر میں:" منکر الحدیث "[7]

دیگر علماء جرح وتعدیل کی آراء:

- امام مسلمؒ فرماتے ہیں:"منکر الحدیث"[8]۔(جرح خفیف)۔
- امام عقیلیؒ نے ضعفاء میں شمار کیا ہے[9]۔(جرح خفیف)۔
- امام نسائیؒ فرماتے ہیں:"ضعیف"[10]۔(جرح خفیف)۔
- امام ابو حاتمؒ فرماتے ہیں:"ضعیف الحدیث منکر الحدیث"[11]۔(جرح خفیف)۔
- امام ابن عدیؒ کہتے ہیں:"عامة ما یرویه منکر "[12]۔(جرح خفیف)۔
- امام دار قطنیؒ فرماتے ہیں:"منکر الحدیث"[13]۔(جرح خفیف)۔
- امام ابن قیسرانیؒ فرماتے ہیں:"ضعیف "[14]۔(جرح خفیف)۔

3.2 ازور بن غالب

امام بخاریؒ کی نظر میں:"منکر الحدیث "[15]

دیگر علماء جرح وتعدیل کی آراء:

- امام نسائیؒ فرماتے ہیں:"ضعیف"[16]۔(جرح خفیف)۔
- امام عقیلیؒ نے ضعفاء میں شمار کیا ہے[17]۔(جرح خفیف)۔
- امام ابو حاتمؒ فرماتے ہیں:"هو منکر الحدیث وهو مجهول "[18]۔(جرح خفیف)۔
- امام ابو زرعہؒ فرماتے ہیں:" لیس بقوی "[19]۔(جرح خفیف)۔
- امام ابن حبانؒ لکھتے ہیں:"کان قلیل الحدیث"[20]۔(جرح خفیف)۔
- امام ابن عدیؒ فرماتے ہیں:"أرجو أنه لا بأس به "[21]۔(عدالت)۔
- امام دار قطنیؒ فرماتے ہیں:"منکر الحدیث "[22]۔(جرح خفیف)۔

- امام ابن قیسرانیؒ فرماتے ہیں:"ضعیف الحدیث"[23]۔(جرح خفیف)۔
- امام ذہبیؒ فرماتے ہیں:"منکر الحدیث "[24]۔(جرح خفیف)۔

3.3 اسحاق بن نجیح

امام بخاریؒ کی نظر میں:"منکر الحدیث "[25]

دیگر علماء جرح وتعدیل کی آراء:

- امام یحیی بن معینؒ فرماتے ہیں:" ضعیف "[26]۔(جرح خفیف)۔
- امام احمدؒ فرماتے ہیں:"هو من أكذب الناس"[27]۔(جرح شدید)۔
- امام جوزجانیؒ فرماتے ہیں:"غير ثقة ولا من أوعية الأمانة "[28]۔(جرح شدید)۔
- امام مسلمؒ فرماتے ہیں:"متروك الحديث"[29]۔(جرح شدید)۔
- امام نسائیؒ فرماتے ہیں:"متروك الحديث"[30]۔(جرح شدید)۔
- امام ابو حاتمؒ فرماتے ہیں:"من اكذب الناس"[31]۔(جرح شدید)۔
- امام ابن عدیؒ فرماتے ہیں:"هو ممن يضع الحديث"[32]۔(جرح شدید)۔
- امام دار قطنیؒ فرماتے ہیں:"متروك"[33]۔(جرح شدید)۔
- امام ابن حجرؒ فرماتے ہیں:"كذاب "[34]۔(جرح شدید)۔

3.4 جارود بن یزید

امام بخاریؒ کی نظر میں:"منکر الحدیث "[35]

دیگر علماء جرح وتعدیل کی آراء:

- امام ابن معینؒ فرماتے ہیں:"ليس بشيئ "[36]۔(جرح شدید)۔
- امام نسائیؒ فرماتے ہیں:"متروك الحديث "[37]۔(جرح شدید)۔
- امام ابو حاتمؒ فرماتے ہیں:"منكر الحديث، كذاب "[38]۔(جرح شدید)۔
- امام ابن حبانؒ فرماتے ہیں:"يتفرد بالمناكير عن المشاهير ويروي عن الثقات مالا أصل له "[39]۔(جرح شدید)۔
- امام ابن عدیؒ فرماتے ہیں:" الجارود بين الأمر في الضعف"[40]۔(جرح خفیف)

- امام دار قطنیؒ فرماتے ہیں:" متروك "[41]۔(جرح شدید)۔
- امام حاکمؒ فرماتے ہیں:" ضعیف"[42]۔(جرح خفیف)۔
- امام ابن قیسرانیؒ فرماتے ہیں:" متروك الحديث"[43]۔(جرح شدید)۔

3.5 داود بن عبد الجبار

امام بخاریؒ کی نظر میں:" منكر الحديث "[44]

دیگر علماء جرح و تعدیل کی آراء:

- امام ابن معینؒ فرماتے ہیں:" ليس بثقة"[45]۔(جرح شدید)۔
- امام نسائیؒ فرماتے ہیں:" ليس بثقة"[46]۔(جرح شدید)۔
- امام ابو حاتمؒ فرماتے ہیں:" منكر الحديث "[47]۔(جرح خفیف)۔
- امام ابو زرعہؒ فرماتے ہیں:" منكر الحديث "[48]۔(جرح خفیف)۔
- امام ابن حبانؒ فرماتے ہیں:" منكر الحديث جدًا "–[49](جرح شدید)۔
- امام ابن عدیؒ فرماتے ہیں:" يتبين على رواياته ضعفه "[50]۔(جرح خفیف)۔
- امام دار قطنیؒ نے ضعفاء میں شمار کیا ہے[51]۔(جرح خفیف)۔
- امام ابن قیسرانیؒ فرماتے ہیں:" كذاب"[52]۔(جرح شدید)۔

3.6 عبد اللہ بن نافع

امام بخاریؒ کی نظر میں:" منكر الحديث "[53]

دیگر علماء جرح و تعدیل کی آراء:

- امام ابن معینؒ فرماتے ہیں:" ضعيف"[54]۔(جرح خفیف)۔
- امام نسائیؒ فرماتے ہیں:" متروك الحديث"[55]۔(جرح شدید)۔
- امام عقیلیؒ نے ضعفاء میں شمار کیا ہے[56]۔(جرح خفیف)۔
- امام ابو حاتمؒ فرماتے ہیں:" منكر الحديث "[57]۔(جرح شدید)۔
- امام ابو زرعہؒ فرماتے ہیں:" منكر الحديث "[58]۔(جرح خفیف)۔

- امام ابن حبانؒ فرماتے ہیں: "منكر الحديث"[59]۔(جرح خفیف)۔
- امام ابن عدیؒ فرماتے ہیں: "هو ممن يكتب حديثه وإن كان غيره يخالفه فيه "[60]۔(جرح خفیف)۔
- امام ابن شاہینؒ فرماتے ہیں: "ضعيف"[61]۔(جرح خفیف)۔
- امام دار قطنیؒ فرماتے ہیں: " متروك "[62]۔(جرح شدید)۔
- امام ابن قیسرانیؒ فرماتے ہیں: "ضعيف "[63]۔(جرح خفیف)۔

4. خلاصہ بحث

امام بخاریؒ نے جن راویوں کے بارے میں "منکر الحدیث" کہاہے محقق نے جب ان راویوں کا دیگر ائمہ ناقدین کے اقوال کی روشنی میں جائزہ لیاتو نتیجہ کے طور پر یہ بات سامنے آگئی کہ اس لفظِ جرح (منکر الحدیث) سے امام بخاریؒ کی مراد صرف جرح شدید نہیں ہے بلکہ بعض جگہوں پر ضعف شدید مراد ہوتا ہے اور بعض جگہوں پر ضعف خفیف، کیونکہ جن راویوں کے متعلق انہوں نے اس لفظِ جرح "منکر الحدیث" سے جرح کی ہے تو ان میں بعض رواۃ کے متعلق دیگر علمائے جرح وتعدیل کی جرح، جرح شدید پائی گئی اور وہ رواۃ اُن کے ہاں متروک اور ناقابل احتجاج ہیں۔اور بعض رواۃ ایسے ہیں جو ہیں توضعیف، مگر ان کے متعلق تمام ائمہ جرح وتعدیل کی جرح، جرح خفیف پائی گئی۔ لہٰذا یہ لفظِ جرح "منکر الحدیث" امام بخاریؒ کے نزدیک صرف جرح شدید کے لئے نہیں بولا جاتا، بلکہ بعض اوقات جرح شدید کے لیے بولا جاتاہے اور بعض اوقات جرح خفیف کے لیے۔

5. نتائج

1. لفظِ جرح "منکر الحدیث" الفاظِ جرح میں سے ہے۔
2. جس طرح امام بخاریؒ کے ہاں مستعمل ہے اسی طرح دوسرے ائمہ ناقدین بھی یہ اصطلاح استعمال کرتے ہیں۔
3. لفظ جرح "منکر الحدیث" امام ذہبیؒ اور امام عراقیؒ کے نزدیک مراتب جرح (پانچ مراتب میں سے) میں چوتھے نمبر پر ہے ،جبکہ امام سخاویؒ کے نزدیک پانچویں نمبر (چھ مراتب میں سے) پر ہے۔
4. امام بخاریؒ کے علاوہ دوسرے ائمہ کے ہاں یہ جرحِ خفیف ہے۔
5. امام ابن قطانؒ، امام سخاویؒ اور امام سیوطیؒ کے بقول اس لفظِ جرح سے امام بخاریؒ کا معنٰی ومطلب یہ ہے کہ: جس راوی کے متعلق یہ لفظِ جرح پایاجائے تو اس راوی سے روایت کرنا جائز نہیں۔
6. تاریخ کبیر میں 182 رواۃ کے متعلق لفظِ جرح "منکر الحدیث" استعمال ہوا ہے۔

7. تاریخ کبیر میں لفظِ جرح"منکر الحدیث" سے مجروح رواۃ کو دیگر ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال کی روشنی میں دیکھنے کے بعد یہ واضح ہو جاتا ہے کہ: اس لفظِ جرح (منکر الحدیث) سے امام بخاریؒ کی مراد صرف جرح شدید نہیں ہے بلکہ بعض جگہوں پر ضعف شدید اور بعض میں ضعف خفیف مراد ہوتا ہے۔
8. اور بعض اوقات امام بخاریؒ کسی راوی کے ترجمہ میں "منکر الحدیث" ذکر کرتے ہیں لیکن اس سے مراد اس راوی پر کلام نہیں ہوتا بلکہ سند کے اندر موجود دوسرا راوی مراد ہوتا ہے جس کے ضعف کی طرف اشارہ ہوتا ہے۔

حوالہ جات

[1] ذہبی، شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن احمد میزان الاعتدال فی نقد الرجال، ت: علی محمد البجاوی، دار المعرفہ للطباعہ والنشر، بیروت–لبنان، ط: اول، 1382ھ–1963م، 1/4

[2] عراقی، ابو الفضل زین الدین عبد الرحیم بن حسین الفیۃ العراقی المسماۃ ب: التبصرۃ والتذکرۃ فی علوم الحدیث، ت: العربی الدائز الفریاطی، مکتبۃ دار المنہاج للنشر والتوزیع، الریاض–المملکۃ العربیۃ السعودیۃ، ط: دوم، 1428ھ، 1/124

[3] سخاوی، شمس الدین ابو الخیر محمد بن عبد الرحمن، فتح المغیث بشرح الفیۃ الحدیث للعراقی، ت: علی حسین علی، مکتبۃ السنہ–مصر، طبع: اول، 1424ھ، 2/129

[4] میزان الاعتدال، 1/6

[5] فتح المغیث بشرح الفیۃ الحدیث للعراقی، 2/130

[6] السیوطی، عبد الرحمن بن ابی بکر، جلال الدین، تدریب الراوی فی شرح تقریب النواوی، ت: ابو قتیبہ نظر محمد الفاریابی، دار طیبہ، 1/410

[7] بخاری، محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ، لتاریخ الکبیر، ط: دائرۃ المعارف العثمانیہ، حیدر آباد–دکن، 1/370

[8] مسلم بن حجاج ابو الحسن نیسابوری، الکنی والاسماء، عمادۃ البحث العلمی جامعہ اسلامیہ، مدینہ منورہ، مملکت عربیہ سعودیہ، ط: اول، 1404ھ/1984م، 2/788

[9] عقیلی، ابو جعفر محمد بن عمرو بن موسی، الضعفاء الکبیر، ت: عبد المعطی امین قلعجی، دار المکتبہ علمیہ–بیروت، ط: اول، 1404ھ–1984م، 1/91

[10] نسائی، ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب، الضعفاء والمتروکون، ت: محمود ابراہیم زاید، دار الوعی–حلب، ط: اول، 1396ھ، 1/17

[11] ابن ابی حاتم، عبد الرحمن بن محمد بن ادریس، الجرح والتعدیل، دار احیاء التراث العربی–بیروت، ط: اول، 1271ھ–1952م، 2/193

[12] ابن عدی، ابو احمد بن عدی الجرجانی، لکامل فی ضعفاء الرجال، ت: عادل احمد عبد الموجود–علی محمد معوض، الکتب العلمیہ–بیروت–لبنان، ط: 1، 1418ھ/1997م، 1/491

[13] میزان الاعتدال فی نقد الرجال، 1/245

[14] ابن قیسرانی، ابو الفضل محمد بن طاہر بن علی، ذخیرۃ الحفاظ (من الکامل لابن عدی)، ت: در عبد الرحمن الفریوائی، دار السلف–الریاض، ط: اول، 1416ھ–1996م، 2/1110

[15] التاریخ الکبیر،2/57

[16] الضعفاءوالمتروکون للنسائی،1/20

[17] الضعفاءالکبیر للعقیلی،1/118

[18] الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم،2/336

[19] ایضًا

[20] ابن حبان، محمد بن حبان بن احمد بن حبان، المجروحین من المحدثین والضعفاءوالمتروکین، دار الوعی–حلب، ط:اول،1396ھ،1/178

[21] الکامل فی ضعفاء الرجال،2/123

[22] دار قطنی، ابوالحسن علی بن عمر بن احمد، الضعفاءوالمتروکون، ت: در عبد الرحیم محمد قشقری، مجہ جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ، ط:1404ھ،1/259

[23] ذخیرۃ الحفاظ،5/2748

[24] ذہبی، شمس الدین ابوعبد اللہ محمد بن احمد، المغنی فی الضعفاء، ت: الدکتور نور الدین عتر،1/65

[25] التاریخ الکبیر،1/404

[26] یحیی بن معین بن عون بن زیاد، تاریخ ابن معین (روایۃ الدوری)، مرکز البحث العلمی واحیاء التراث الاسلامی–مکہ مکرمہ، ط:اول،1399–1979،4/434

[27] ابن حنبل، ابوعبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل، العلل ومعرفۃ الرجال لاحمد، ت: وصی اللہ بن محمد عباس، دار الخانی، ریاض، ط:دوم،1422ھ–2001م،2/30

[28] جوزجانی، ابراہیم بن یعقوب بن اسحاق، احوال الرجال، ت: عبد العلیم عبد العظیم بستوی، حدیث اکیڈمی- فیصل آباد، پاکستان،1/305

[29] الکنی والاسماء للامام مسلم،1/437

[30] الضعفاءوالمتروکون للنسائی،1/18

[31] الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم،2/235

[32] الکامل فی ضعفاء الرجال،1/540

[33] الضعفاءوالمتروکون للدارقطنی،1/257

[34] ابن حجر عسقلانی، ابوالفضل احمد بن علی بن محمد، تقریب التہذیب، ت: محمد عوامہ، دار الرشید–سوریا، ط:اول،1406–1986،1/103

[35] التاریخ الکبیر،2/237

[36] تاریخ ابن معین (روایۃ الدوری)،4/355

[37] الضعفاءوالمتروکون للنسائی،1/28

[38] الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم،2/525

[39] المجروحین لابن حبان،1/220

[40] الکامل فی ضعفاء الرجال،2/433

[41] الضعفاءوالمتروکون للدارقطنی،1/262

[42] ابن بیع ،ابو عبد اللہ حاکم محمد بن عبد اللہ بن محمد، سؤالات مسعود بن علی السجزی ،ت: موفق بن عبد اللہ بن عبد القادر، دار الغرب الاسلامی– بیروت،ط:اول،1408ھ،1988م،1/94

[43] ذخیرۃ الحفاظ،1/342

[44] التاریخ الکبیر،3/240

[45] تاریخ ابن معین(روایۃ الدوری)،3/70

[46] الضعفاءوالمتروکون للنسائی،1/38

[47] الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم،3/418

[48] ابوزرعہ الرازی،الضعفاءلابی زرعہ الرازی،عمادۃ البحث العلمی جامعہ اسلامیہ،مدینہ منورہ،مملکت عربیہ سعودیہ،ط:اول،1402ھ–1982م،2/438

[49] المجروحین لابن حبان،1/290

[50] الکامل فی ضعفاء الرجال،3/549

[51] الضعفاءوالمتروکون للدارقطنی،2/152

[52] ذخیرۃ الحفاظ،1/283

[53] التاریخ الکبیر،5/214

[54] تاریخ ابن معین(روایۃ الدوری)،3/206

[55] الضعفاءوالمتروکون للنسائی،1/64

[56] الضعفاء الکبیر للعقیلی،2/311

[57] الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم،5/183

[58] الضعفاءلابی زرعہ الرازی،2/630

[59] المجروحین لابن حبان،2/20

[60] الکامل فی ضعفاء الرجال،5/274

[61] ابن شاہین بغدادی، عمر بن احمد بن عثمان، تاریخ اسماء الضعفاءوالکذابین،ت:عبد الرحیم محمد احمد قشقری،ط:اول،1409ھ–1989م،1/120

[62] برقانی ،احمد بن محمد بن احمد بن غالب، سؤالات البرقانی للدارقطنی روایۃ الکرجی عنہ،ت: عبد الرحیم محمد احمد قشقری، کتب خانہ جمیلی - لاہور، پاکستان،ط:اول،1404ھ،1/39

[63] ذخیرۃ الحفاظ،2/632